پیر 12 نومبر 2012ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 12 نومبر 2012ء 26 ذوالحج 1433 ہجری 12 نبوت 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 261

ادب اور احترام کے جذبات

مشہور سیاسی وسماجی لیڈر اینی بسنٹ رقمطراز ہیں۔ یہ بات ناممکن ہے کہ ایسے شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے اس عظیم الشان پیغمبرؐ کے بارہ میں انتہائی ادب اوراحترام کے جذبات کے علاوہ کسی قسم کے دوسرے جذبات پیدا ہوں جس نے اس عظیم المرتبت نبی عربی (ﷺ) کی سیرت وسوانح کا مطالعہ بھی کررکھا ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ آپؐ نے کس طرح قوم کی تعلیم وتربیت کی اور آداب زندگی سکھائے اور عملی زندگی کیسے گزاری اور کیسا اسوۂ حسنہ پیش کیا۔

(Annie Besant: The Life and Teachings of Muhammad. Madras 1932,p4)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملایک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنے ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی وجسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل (۔) اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے (۔) اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے (۔) یعنی ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں یعنی دنیا کی ابتدا سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 ص 160)

رفقاء کا نیک نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رفقاء حضرت مسیح موعود کے نیک نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

''ایک واقعہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا''۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 379)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت سٹاف

نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز وانٹر کالج میں درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

1۔ کلرک (B.A/B.Sc- F.A/F.Sc)

2۔ لیب اسسٹنٹ (B.A/B.Sc- F.A/F.Sc)

ایسے احباب جماعت جو اس ادارہ میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ خاکسار کو مورخہ 22 نومبر 2012ء تک مع نقول تعلیمی سرٹیفیکیٹس جلد از جلد بھجوائیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 8

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

اسی زمانہ میں مکہ میں ایک اور واقعہ ظاہر ہوا جس نے مکہ میں آگ لگا دی اور یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ عمرؓ جو بعد میں اسلام کے دوسرے خلیفہ ہوئے اور جو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں شدید ترین دشمنوں میں سے تھے۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے اُن کے دل میں خیال آیا کہ اِس وقت تک اسلام کے مٹانے کے لئے بہت کچھ کوششیں کی گئی ہیں مگر کامیابی نہیں ہوئی کیوں نہ اسلام کے بانی کو قتل کر دیا جائے اور اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ یہ خیال آتے ہی اُنہوں نے تلوار اُٹھائی اور گھر سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں چل کھڑے ہوئے ۔ راستہ میں اُن کا کوئی دوست ملا اور اِس حالت میں دیکھ کر کچھ حیران ہوا اور آپ سے سوال کیا کہ عمر! کہاں جا رہے ہو؟ عمرؓ نے کہا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اُس نے کہا کیا تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قبیلہ سے محفوظ رہ سکو گے؟ اور ذرا اپنے گھر کی تو خبر لو تمہاری بہن اور تمہارا بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ خبر حضرت عمرؓ کے سر پر بجلی کی طرح گری انہوں نے سوچا میں جو اسلام کا بدترین دشمن ہوں میں جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مارنے کے لئے جا رہا ہوں میری ہی بہن اور میرا ہی بہنوئی اسلام قبول کر چکے ہیں اگر ایسا ہے تو پہلے مجھے اپنی بہن اور بہنوئی سے نپٹنا چاہئے۔ یہ سوچتے ہوئے وہ اپنی بہن کے گھر کی طرف چلے جب دروازہ پر پہنچے تو انہیں اندر سے خوش الحانی سے کسی کلام کے پڑھنے کی آوازیں آئیں۔ یہ پڑھنے والے خبابؓ جو اُن کی بہن اور اُن کے بہنوئی کو قرآن شریف سکھلا رہے تھے۔ عمرؓ تیزی سے گھر میں داخل ہوئے۔ اُن کے پاؤں کی آہٹ سن کر خبابؓ تو کسی کونہ میں چھپ گئے اور اُن کی بہن نے جن کا نام فاطمہؓ تھا قرآن شریف کے وہ اَوراق جو اُس وقت پڑھے جا رہے تھے، چھپا دیئے۔ حضرت عمرؓ کمرہ میں داخل ہوئے تو غصہ سے پوچھا میں نے سنا ہے کہ تم اپنے دین سے پھر گئے ہو؟ اور یہ کہہ کر اپنے بہنوئی پر جو اُن کے چچا زاد بھائی بھی تھے حملہ آور ہوئے۔ فاطمہؓ نے جب دیکھا کہ ان کے بھائی عمرؓ ان کے خاوند پر حملہ کرنے لگے تو وہ دوڑ کر اپنے خاوند کے آگے کھڑی ہو گئیں۔ عمرؓ ہاتھ اُٹھا چکے تھے اُن کا ہاتھ زور سے اُن کے بہنوئی کے منہ کی طرف آ رہا تھا اور اب اس ہاتھ کو روکنا اُن کی طاقت سے باہر تھا مگر اب ان کے ہاتھ کے سامنے ان کے بہنوئی کی بجائے ان کی بہن کا چہرہ تھا۔ عمرؓ کا ہاتھ زور سے فاطمہؓ کے چہرہ پر گرا اور فاطمہؓ کے ناک سے خون کے تراڑے بہنے لگے۔ فاطمہؓ نے مار تو کھالی مگر دلیری سے کہا عمر! یہ بات سچ ہے کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور یاد رکھیئے کہ ہم اِس دین کو نہیں چھوڑ سکتے آپ سے جو کچھ ہو سکتا ہو کر لیں۔ عمرؓ ایک بہادر آدمی تھے ظلم نے اُن کی بہادری کو مٹا نہیں دیا تھا۔ ایک عورت اور پھر اپنی بہن کو اپنے ہی ہاتھ سے زخمی دیکھا تو شرمندگی اور ندامت سے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ بہن کے چہرہ سے خون بہہ رہا تھا اور عمرؓ کے دل سے اب ان کا غصہ دور ہو چکا تھا۔ اپنی بہن سے معافی مانگنے کی خواہش زور پکڑ رہی تھی اور تو کوئی بہانہ نہ سُوجھا بہن سے بولے اچھا! لاؤ مجھے وہ کلام تو سناؤ جو تم لوگ ابھی پڑھ رہے تھے۔ فاطمہؓ نے کہا میں نہیں دکھاؤں گی۔ کیونکہ آپ ان اَوراق کو ضائع کر دو گے۔ عمر نے کہا نہیں بہن میں ایسا نہیں کروں گا۔ فاطمہ نے کہا تم تو نجس ہو پہلے غسل کرو پھر دکھاؤں گی عمرؓ ندامت کی شدت کی وجہ سے سب کچھ کرنے کے لیے تیار تھے۔ وہ غسل پر بھی راضی ہو گئے۔ جب غسل کر کے واپس آئے تو فاطمہؓ نے اُن کے ہاتھ میں قرآن کریم کے اَوراق دے دیئے۔ یہ قرآن کریم کے اَوراق سورہ طٰہٰ کی کچھ آیات تھیں۔ جب وہ اسے پڑھتے ہوئے اِس آیت پر پہنچے......

(طٰہٰ:16,15)

یقیناً میں ہی اللہ ہوں اور کوئی معبود نہیں صرف میں ہی معبود ہوں۔ پس اے مخاطب! میری عبادت کر اور نماز پڑھ اور اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر میری عبادت کو قائم کر۔ رسمی عبادت نہیں بلکہ میری بزرگی کو دنیا میں قائم کرنے والی عبادت۔ یاد رکھ کہ اِس کلام کو قائم کرنے والی گھڑی آ رہی ہے میں اس کے ظاہر کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہوں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر ایک جان کو جیسے جیسے وہ کام کرتی ہے اس کے مطابق بدلہ مل جائے گا۔ حضرت عمرؓ جب اس آیت پر پہنچے تو بے اختیار ان کے منہ سے نکل گیا یہ کیسا عجیب اور پاک کلام ہے۔ خبابؓ نے جب یہ الفاظ سنے تو وہ اس جگہ سے جہاں چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی دعا کا نتیجہ ہے۔ مجھے خدا کی قسم! میں نے کل ہی آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا تھا کہ الٰہی! عمر بن الخطاب یا عمرو بن ہشام میں سے کسی ایک کو اسلام کی طرف ضرور ہدایت بخش۔ عمرؓ کھڑے ہو گئے اور کہا مجھے بتاؤ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں؟ جب آپ کو بتایا گیا کہ آپ دار ارقم میں رہتے ہیں تو آپ اُسی طرح ننگی تلوار لیے ہوئے وہاں پہنچے اور دروازہ پر دستک دی۔ صحابہؓ نے دروازہ کی دراڑوں میں سے دیکھا تو انہیں عمرؓ ننگی تلوار لئے کھڑے نظر آئے۔ وہ ڈرے کہ ایسا نہ ہو دروازہ کھول دیں تو عمرؓ اندر آ کر کوئی فساد کریں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کیا؟ دروازہ کھول دو۔ عمرؓ اِسی طرح تلوار لیے اندر داخل ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور فرمایا عمر! کس ارادہ سے آئے ہو؟ عمرؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں مسلمان ہونے آیا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اور آپ کے سب ساتھیوں نے بھی یہی الفاظ زور سے دُہرائے یہاں تک کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اُٹھیں اور تھوڑی ہی دیر میں یہ خبر مکہ میں آگ کی طرح پھیل گئی اور عمرؓ سے بھی وہی سختی کا برتاؤ ہونا شروع ہو گیا جو پہلے دوسرے صحابہؓ سے ہوتا تھا۔ مگر وہی عمرؓ جو پہلے مارنے اور قتل کرنے میں مزہ اُٹھایا کرتے تھے اب مار کھانے اور پیٹے جانے میں لذت حاصل کرنے لگے۔ چنانچہ خود عمرؓ کا بیان ہے کہ ایمان لانے کے بعد میں مکہ کی گلیوں میں ماریں ہی کھاتا رہتا تھا۔

مسلمانوں سے مقاطعہ

غرض ظلم اب حد سے باہر ہوتے جا رہے تھے۔ کچھ لوگ مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے اور جو باقی تھے وہ پہلے سے بھی زیادہ ظلموں کا شکار ہونے لگے تھے مگر ظالموں کے دل ابھی ٹھنڈے نہ ہوئے تھے، جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے گزشتہ ظلموں سے مسلمانوں کے دل نہیں ٹوٹے۔ ان کے ایمانوں میں تزلزل واقعہ نہیں ہوا بلکہ وہ خدائے واحد کی پرستش میں اور بھی بڑھ گئے اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور بتوں سے ان کی نفرت ترقی ہی کرتی چلی جاتی ہے تو انہوں نے پھر ایک مجلس شوریٰ قائم کی اور فیصلہ کر دیا کہ مسلمانوں کے ساتھ کلی طور پر مقاطعہ کر دیا جائے۔ کوئی شخص سودا اُن کے پاس فروخت نہ کرے۔ کوئی شخص ان کے ساتھ لین دین نہ کرے۔ اُس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند متبعین اور ان کے بیوی بچوں سمیت اور اپنے چند ایسے رشتہ داروں کے ساتھ جو باوجود اسلام نہ لانے کے آپ کا ساتھ چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے ایک الگ مقام میں جو ابوطالب کی ملکیت تھا پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ ان لوگوں کے پاس نہ روپیہ تھا نہ سامان نہ ذخائر جن کی مدد سے وہ جیتے۔ وہ اس تنگی کے زمانہ میں جن حالات میں سے گزرے ہوں گے ان کا اندازہ لگانا دوسرے انسان کے لئے ممکن نہیں۔ قریباً تین سال تک یہ حالات اسی طرح قائم رہے اور مکہ کے مقاطعہ کے فیصلہ میں کوئی کمزوری پیدا نہ ہوئی۔ قریباً تین سال کے بعد مکہ کے پانچ شریف آدمیوں کے دل میں اِس ظلم کے خلاف بغاوت پیدا ہوئی۔ وہ شعب ابی طالب کے دروازہ پر گئے اور محصورین کو آواز دے کر کہا کہ وہ باہر نکلیں اور کہ وہ اس مقاطعہ کے معاہدہ کو توڑنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ابو طالب جو اس لمبے محاصرہ اور فاقوں کی وجہ سے کمزور ہو رہے تھے باہر آئے اور اپنی قوم کو مخاطب کر کے اُنہیں ملامت کی کہ ان کا یہ لمبا ظلم کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ ان پانچ شریف انسانوں کی بغاوت فوراً بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی۔ فطرتِ انسانی نے پھر سر اُٹھانا شروع کیا۔ نیکی کی روح نے پھر ایک دفعہ سانس لیا اور مکہ کے لوگ اس شیطانی معاہدہ کو توڑنے پر مجبور ہوئے۔ معاہدہ تو ختم ہو گیا مگر تین سالہ فاقوں نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفا شعار بیوی حضرت خدیجہؓ اس مقاطعہ کے دنوں کی تکلیفوں کے نتیجہ میں فوت ہو گئیں اور اس کے ایک مہینہ بعد ابوطالب بھی اِس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی افادیت پر مشتمل حضرت مسیح موعود کی اثر انگیز نصائح

سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں

مرتبہ: مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

بعثت کی غرض

''اور خداتعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جوان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے ان کو پاک صاف کردوں اور خداتعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں اس نور کو جو (دین) میں ملتا ہے ان کو جو حقیقت کے جویاں ہیں دکھاؤں''۔ (ملفوظات جلداول ص38)

''اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد15 ص13)

''اس چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا تا کہ میں اندرونی طور پر جو غلطیاں (-) میں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو دور کروں اور (-) کی حقانیت دنیا پر ظاہر کروں اور بیرونی طور پر جو اعتراضات (-) پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب دوں اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھاؤں''۔

(ملفوظات جلداول ص221)

''خداتعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں اس زمانہ کے اوہام دور کروں اور ٹھوکر سے بچاؤں اور مجھے اس نے توفیق عنایت کی ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 ص269)

''خداتعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریخ اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا (-) کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 ص251)

''(-) کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خداتعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا میں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کی بداستعمالی سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں اور روحانی امور سے رشتۂ مناسبت بالکل کھو بیٹھے ہیں۔ (-) تعلیم کی روشنی ظاہر کروں''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص514)

''مسیح کا آنا اس لئے خداتعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا کہ تا تمام قوموں پر دین (-) کی سچائی کی حجت پوری کرے تا دنیا کی ساری قوموں پر خداتعالیٰ کا الزام وارد ہو جائے اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو کہا گیا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کی رو سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص131)

''اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (-) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ معارف ودقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خداتعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیے گئے''۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 12,11)

میرے اندر آسمانی روح بول رہی ہے

حضرت مسیح موعود کو الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

''درکلام تو چیزے است کہ شعراء دراں دخلے نیست۔ کلام افصحت من لدن رب کریم۔

(تذکرہ صفحات 558,508)

ترجمہ: تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 ص106)

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خداتعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص403)

میں خاص طور پر خداتعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد18 ص434)

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ...... جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص104)

تائید الٰہی

''یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی والہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں''۔

(سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد8 ص416,415)

میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خداتعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خداتعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(ملفوظات جلد2 ص483)

حق کے طالبوں کے لئے

ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلاتوقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں''۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 27)

''جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد18 صفحہ 403)

قلم کی تلوار

اس وقت ہم پر قلم کی تلواریں چلائی جاتی ہیں اور اعتراض کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی ﷺ کی نبوت کے اثبات کے لئے اپنی قلموں کے نیزوں کو تیز کریں۔ (ملفوظات جلداول ص150)

مامور کی باتوں پر عمل کرو

اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔ (ملفوظات جلداول ص65)

حق و باطل میں فیصلہ

"سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر پچھتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم ص578)

مطالعہ کی اہمیت

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد 4 ص 361)

"ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 206)

پس میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیاں ہی کا رنگ نہ دیں، بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔ (ملفوظات جلد اول ص 90)

نومبائعین کو حضور نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔ (ملفوظات جلد دوم ص 502)

کشتی نوح کا بار بار مطالعہ

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا۔ جس سے وہ خود محروم ہے کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ قد افلح من زکھا (الشمس:10) (ملفوظات جلد دوم ص 541)

آئینہ کمالات اسلام

ایک اور کتاب ہے جو میں نے ان دنوں تالیف کی ہے اور وہ ان سب مذکورہ کتابوں پر سبقت لے گئی ہے اس کا نام دافع الوساوس ہے اور وہ ان لوگوں کے لئے حد درجہ نافع ہے جو (دین) کا حسن دکھانا اور مخالفوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 7)

اسلامی اصول کی فلاسفی

جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 13,12)

حقیقۃ الوحی کو یاد کرلیں

حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں۔ جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت شوق اور فہم حاصل ہوگا اور اس کو بغور مطالعہ کریں گے۔ ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی اور پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں ان کو ضرور جواب دینا چاہئے اور مختصر جواب دینا چاہئے تاکہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔

علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہئے کیونکہ آجکل دنیادار دینی معلومات کی طرف توجہ نہیں رکھتے اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہئے جو کہ فوراً ان کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 61)

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھیں بلکہ اس کو یاد کرلیں۔ کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 235)

اپنی کتابوں میں تکرار مضامین کی وجہ

9 جنوری 1908ء فرمایا:۔ "ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اس سے ہدایت پالے اور یوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنے کے لیے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 432)

جماعتی تصانیف مرکز سے منظور ہوکر شائع ہوں

8/ اکتوبر 1906ء۔ دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنانی چاہئے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہئے جو کہ دہلی میں قائم ہو۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ:۔

ہمیں ایسی کمپنی بنانے کی ثلج صدر نہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو۔ بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رساں ہوتی ہیں۔ اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہئیں اور یہاں لوگ اس کو دیکھیں اور اس پر غور کریں کہ آیا وہ چھپنے کے قابل بھی ہیں یا کہ نہیں۔ اول تو اس قسم کے آدمی پیدا ہو جانے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہوں۔ عالم باعمل ہوں تاکہ ان کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہو سکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 64)

تصنیفات میں سچائی اور نور فراست

"ناظرین! کیا تم ہماری تحریروں کو غور سے نہیں دیکھتے۔ کیا سچائی کی شوکت تمہیں ان کے اندر معلوم نہیں ہوتی۔ کیا نورِ فراست تمہارا گواہی نہیں دیتا کہ یہ ایمانی قوت اور شجاعت اور یہ استقلال دروغ گو سے بھی ظاہر نہیں ہو سکتا"۔ (انوار الاسلام روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 77)

تائیدات الٰہی کا نزول

13 جنوری 1903ء۔ مغرب کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کی طرح پھرے گی اور دلوں میں داخل ہوگی۔ اول و آخر کے سب مسائل اس میں آگئے ہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل میں آتے ہیں پھر ان کو کتب لغت میں دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے۔ ...... رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے۔ جاگتا رہوں گا"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 690)

کتب حضرت مسیح موعود کے امتحان کی تجویز

"چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں کم سے کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعویٰ کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں۔ ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مفتریانہ اعتراضات کا جواب دے سکے اور خدا تعالیٰ کی حجت جو ان پر وارد ہو چکی ہے بوجہ احسن اس کو سمجھا سکے اور نیز عیسائیوں کے آریوں کے وساوس شائع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین ...... کی حقیت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کر سکے۔ پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اور اہل علم اور زیرک اور دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جائے کہ وہ 24 دسمبر کو 1901ء تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے تیار ہو جائیں اور دسمبر کی آئندہ کی تعطیلوں پر قادیان پہنچ کر امور متذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں۔ اس جگہ اسی غرض کے لئے تعطیلات مذکورہ میں ایک جلسہ ہوگا اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دیئے جائیں گے...... اور اسی طرح سال بہ سال یہ مجمع انشاء اللہ تعالیٰ اسی غرض سے قادیان میں ہوتا رہے گا جب تک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر العدد جماعت طیار ہو جائے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 522)

☆☆☆☆☆

سمندری طوفان اور ان کے نام

مکرم مرزا جواد احمد صاحب

آج کل ہر کسی کی زبان پر سپر پاور سمجھے جانے والے ملک امریکہ کے کئی شہروں کو تہہ و بالا کر دینے والے سینڈی (Sandy) طوفان کا چرچا ہے۔اس قسم کی قدرتی آفات اور طوفانوں کا تعارف، تاریخ اور ان کی وجہ تسمیہ مختصر طور پر بیان کی جاتی ہے۔

طوفان کب اور کیوں آتے ہیں

خواہ دنیا کا شمالی کرہ ہو یا جنوبی ہر جگہ گرمیوں کے آتے ہی تیز ہواؤں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔اور یہ تیز ہوائیں زیادہ شدت اختیار کر کے طوفان کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ان تیز ہواؤں کے چلنے اور طوفانوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس مخصوص علاقہ میں گرمی پڑتی ہے اور جب اس علاقہ میں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے تو ارد گرد کی ہوائیں اس خلا کو پر کرتی ہیں اور ان ہی ہواؤں کا آنا ہمیں تیز آندھیوں کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔اسی طرح اکثر اوقات گرمی کی وجہ سمندر میں آبی بخارات بننے کا سلسلہ بھی تیز ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات یہ طوفان بارشوں کی صورت میں بھی آتے ہیں جیسا کہ آج کل امریکہ میں بھی سینڈی (Sandy) طوفان آیا ہے۔

یہ دو بنیادی وجوہات ہیں جن کی بناء پر طوفان آتے ہیں۔ان کی عام مثال ہر سال گرمیوں میں پاکستان کے علاقہ سندھ میں آنے والا بارشوں کا طوفان ہے، گو کہ پاکستان کو صرف ایک موسم میں ہی اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر امریکہ جیسے بڑے ملک کو جو دنیا کے سب سے بڑے سمندروں یعنی بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے درمیان واقع ہے مختلف اوقات میں کئی طوفانوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اسی طرح مغربی بحر الکاہل میں تو سارا سال طوفانوں کا سلسلہ تھمتا ہی نہیں۔

ہر سمندری طوفان ساحل تک نہیں پہنچتا

اکثر سمندری طوفان تو سمندر میں ہی دم توڑ دیتے ہیں اور ان کی شدت اس قدر نہیں ہوتی کہ وہ ساحل تک پہنچیں اور کسی قسم کی تباہی کا موجب ہوں۔

یہاں پر ہم صرف براعظم امریکہ ہی کی بات کر لیتے ہیں۔ ہر سال بحر اوقیانوس، خلیج میکسیکو اور کیریبین سمندر (Caribbean Sea) میں 100 سے زائد آندھیاں چلتی ہیں جن میں سے 10 طوفانی ہواؤں کی صورت اختیار کرتی ہیں اور ان 10 میں سے صرف 6 سمندری طوفان کی شکل اختیار کرتی ہیں۔اور ہر سال ان 6 طوفانوں میں سے اوسطاً 2 طوفان امریکہ سے ٹکراتے ہیں جس کی وجہ سے 100 کے قریب ہلاکتیں ہوتی ہیں اور کئی ارب ڈالرز کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

ان طوفانوں سے نمٹنے کیلئے اور لوگوں کو قبل از وقت اطلاع دینے کیلئے امریکہ میں ایک ادارہ قائم ہے۔اس ادارہ کا نام National Oceanic and Atmospheric Administration یعنی ''قومی سمندری اور ماحولیاتی ادارہ'' ہے۔جو عرف عام میں NOAA سے جانا جاتا ہے۔

طوفانوں کی درجہ بندی کا پیمانہ

1971ء میں سمندری طوفانوں کی شدت کو جانچنے اور ان کی شدت کے مطابق درجہ بندی کے لیے پیمانہ متعارف کروایا گیا جو کہ ''Saffir-Simpson Hurricane Scale'' کے نام سے مشہور ہے۔کسی بھی طوفان کی درجہ بندی یا شدت کا اندازہ اس کے تدریجاً اضافے، ہوا کے دباؤ اور رفتار کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

اس کو سمجھنے کے لیے سینڈی (Sandy) طوفان کی مثال ہی لے لیں گو کہ ہوا کی تیز رفتاری کے لحاظ سے یہ Category 1 کا طوفان ہے لیکن ہوا کے دباؤ اور تدریجاً اضافے کی وجہ سے اسے Category 3 کا طوفان قرار دیا گیا ہے۔

مختلف طوفانوں کو ان کی شدت کے اعتبار سے عام طور پر 5 درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ان پانچ درجوں کی مختصر تفصیل یہ ہے:۔

درجہ اول (Category 1):۔اس میں وہ طوفان شامل ہوتے ہیں جن میں ہوا 35 سے 74 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے۔

درجہ دوم (Category 2):۔اس میں شامل طوفانوں کی ہواؤں کی رفتار 96 سے 110 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

درجہ سوم (Category 3):۔اس درجہ میں شامل طوفانوں کی ہواؤں کی رفتار 111 سے 130 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

درجہ چہارم (Category 4):۔ان میں ہواؤں کی رفتار 131 سے 155 میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے۔

درجہ پنجم (Category 5):۔ان میں ہواؤں کی رفتار 155 میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ ہواؤں کی رفتار سے واضح ہے کہ Category 1 کے طوفان سب سے کم شدت کے ہوتے ہیں اور Category 5 کے طوفان سب سے شدید طوفان شمار کئے جاتے ہیں۔

طوفانوں کے مختلف نام

یہاں پر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان طوفانوں کے یہ مختلف نام کون رکھتا ہے اور کیسے رکھے جاتے ہیں اور طوفانوں کو انسانی نام دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

عالمی موسمیاتی ادارہ World Meteorological Organization(WMO) مختلف ناموں پر مشتمل ایک فہرست تیار کرتا ہے اور اس فہرست میں سے ہر علاقائی موسمیاتی تنظیم انتخاب کرتی ہے اور ان کا استعمال کرتی ہے۔مثلاً امریکہ کے قومی ادارہ کو ہی لے لیں۔ کیونکہ امریکہ کا شمار بحر اوقیانوس میں ہوتا ہے اس حساب سے Atlantic کو 6 فہرستیں دی جاتی ہیں (6 سالوں کے لیے) ہر فہرست 21 ناموں پر مشتمل ہوتی ہے۔مثلاً Sandy, Katrina, Iron وغیرہ۔

ہر فہرست میں انگریزی حروف تہجی A,B,C سے شروع ہونے والا ایک ایک نام ہوتا ہے۔یعنی ہر فہرست کا پہلا نام A سے دوسرا B سے تیسرا C اور اسی طرح آخر تک۔مگر Z,Y,X,U,Q سے کوئی نام شامل نہیں کیا جاتا اس لیے ہر فہرست میں شامل ناموں کی تعداد 21 ہوتی ہے۔

ہر فہرست 6 سال کے دورانیہ کے بعد دوبارہ استعمال کی جاتی ہے۔ 2012ء میں استعمال ہونے والی فہرست اب دوبارہ 2018ء میں استعمال کی جاسکے گی۔اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اگر کسی طوفان کی تباہ کاریاں شدید ہوں تو وہ نام متروک ہو جاتا ہے اور دوبارہ استعمال نہیں کیا جاتا۔مثلاً اب سینڈی (Sandy) نام 2018ء کی لسٹ میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ ''S'' سے شروع ہونے والا کوئی اور نام اس فہرست میں شامل کر دیا جائے گا اور باقی فہرست جوں کی توں رہے گی۔

آئندہ استعمال ہونے والے نام

سال2013	سال2014	سال2015
Andrea	Arthur	Ana
Barry	Bertha	Bill
Chantal	Cristobal	Claudette
Dorian	Dolly	Danny
Erin	Edouard	Erika
Fernand	Fay	Fred
Gabrielle	Gonzalo	Grace
Humberto	Hanna	Henri
Ingrid	Isaias	Ida
Jerry	Josephine	Joaquin
Karen	Kyle	Kate
Lorenzo	Laura	Larry
Melissa	Marco	Mindy
Nestor	Nana	Nicholas
Olga	Omar	Odette
Pablo	Paulette	Peter
Rebekah	Rene	Rose
Sebastian	Sally	Sam
Tanya	Teddy	Teresa
Van	Vicky	Victor
Wendy	Wilfred	Wanda

مقررہ قواعد و ضوابط کے تحت ہر علاقہ یا ملک اپنے لیے مختلف اسماء چنتا ہے۔بعض ممالک مثلاً مغربی بحر اوقیانوس کے قریب واقعہ ممالک میں ان طوفانوں کے نام مختلف جانوروں، پھولوں اور اجرام فلکی کی نسبت سے رکھے ہوئے ہیں۔

WMO ان ناموں کو بناتے ہوئے چند باتوں کا خصوصی خیال رکھتا ہے۔

(1) ہر فہرست کا پہلا نام اپنے اگلے نام سے جنس میں مختلف ہوگا۔جیسے 2013ء میں استعمال ہونے والی فہرست کا پہلا نام Andrea مونث نام ہے اسی لحاظ سے اگلا نام B سے شروع ہو رہا ہے یعنی Barry وہ مذکر نام ہے۔اسی طرح یہ ترتیب جاری رہتی ہے۔

(2) جیسے ایک فہرست کے اندر ناموں کے جنس کا خیال رکھا جاتا ہے اسی طرح فہرستوں کے مابین بھی رکھا جاتا ہے۔یعنی اگر 2013ء کی فہرست کا آغاز مونث نام سے ہوا ہے تو 2014ء کی فہرست کا آغاز کسی مذکر نام سے ہوگا اور اس کا B سے شروع ہونے والا نام مونث ہوگا۔اسی طرح اس فہرست میں یہ عمل جاری رہے گا۔

پھر اگر ایک سال میں 21 سے زائد طوفانوں کی نشاندہی ہو جائے اور مقررہ فہرست ختم ہو جائے تو یونانی حروف تہجی یعنی Alpha, Beta, Delta,Gama کو بطور ناموں کے استعمال کر لیا جاتا ہے۔

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک طوفان ایک سمندر سے نکل کر دوسرے سمندر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے یوں اس طوفان کو دو ناموں سے پکارا جاسکتا ہے کیونکہ دونوں نام اپنی علاقائی حدود کے اعتبار سے ٹھیک ہوں گے۔

متروک اسماء

جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ بعض طوفانوں کے اسماء ان کی شدت تباہی کی وجہ سے فہرست سے خارج کر دیے جاتے ہیں۔ مثلاً 2005ء میں آنے والے دو شدید طوفان Rita

اور Katrina کو فہرست سے خارج کر دیا گیا اور 2011ء یعنی گزشتہ سال جب یہ فہرست دوبارہ استعمال میں آئی تو ''K'' اور ''R'' سے شروع ہونے والے نئے ناموں کو فہرست میں داخل کر دیا گیا۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ متروک نام دس سال بعد دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے پر اس سے پہلے نہیں۔

چند متروک اسماء

1990	Diana Klaus
1991	Bob
1992	Andrew
2000	Keith
2005	Dennis Katrina Rita
2007	Dean Felix Noel
2010	Igor Tomas
2011	Irene

طوفانوں کے ناموں کا پس منظر

ان طوفانوں کو نام دینے کی ضرورت تب پیش آئی جب ایک وقت میں ایک سے زائد طوفان آئے۔ تو ان کی پہچان کرنے کے مختلف معلومات کو جمع کرنے اور فراہم کرنے کے لیے ان طوفانوں کو مختلف ناموں سے پکارا جانے لگا۔

گو کہ منظم طور پر طوفانوں کے نام تو گزشتہ صدی میں رکھے گئے مگر نام رکھنے کی روایت بہت پرانی ہے۔ کئی صدیوں قبل جب یورپی اقوام امریکہ اور جزائر غرب الہند میں آ کر آباد ہوئے تو Catholic Saints کے نام پر ان طوفانوں کے نام رکھے جانے لگے۔ بعد میں طول بلد اور عرض بلد کے لحاظ سے طوفان کی پوزیشن پر اسے پکارا جاتا۔ یہ طریق کافی گراں بار اور گفتگو کے دوران بوجھل محسوس ہوتا تھا مگر پھر بھی یہ طریق کافی دیر تک مستعمل رہا۔ یہاں تک کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران فوجی ماہر موسمیات نے طوفانوں کو مونث نام دینے شروع کر دیئے۔

اور اسی کو دیکھتے ہوئے 1950ء میں عالمی ادارہ برائے موسمیات یعنی WMO نے اس طریق کو اپنا لیا اور یوں پہلی بار باقاعدہ طور پر طوفانوں کیلئے انسانی ناموں کا استعمال شروع ہوا۔

1970ء تک صرف مونث ناموں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر 1970ء میں مذکر ناموں کو بھی فہرستوں میں شامل کیا گیا۔ اور اسی طرح دیگر زبانوں یعنی فرنچ اور سپینش کے نام بھی استعمال میں لائے گئے۔ پھر 1979ء میں باقاعدہ طور پر ہر فہرست میں جنس کے لحاظ سے متبادل ناموں کا استعمال شروع کیا گیا۔ جس کی وضاحت پہلے کر دی گئی ہے۔

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

خونِ ناحق۔ شہدائے کراچی اور صبر کے عظیم نظارے

یہ 16 اکتوبر 2012ء کی شام تھی۔ 25 سالہ جوان، خوب رو، خوب سیرت، الیکٹرک انجینئر بن کر اپنے والد کے کاروبار میں مددگار، سعد فاروق اپنے دوستوں، عزیزوں اور پیاروں میں گھرا، خوشی سے دمکتے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سجائے، ہر ایک کی نگاہوں کا مرکز تھا۔ یہ سب دوست و احباب خوشیوں سے بھرپور ایک خاص تقریب کے لئے یکجا تھے۔ ایک ایسا موقع جو عام طور پر زندگی میں ایک ہی بار آتا ہے۔ ہاں، یہ سعد کے ولیمہ کی دعوت تھی۔ اس کی گزشتہ روز ہی شادی ہوئی تھی۔

اور تیسرے دن 19 اکتوبر کو سعد ہمیشہ کے لئے جا چکا تھا۔ اس شادی کے لئے امریکہ سے آئی ہوئی چار دن کی دلہن کے ہاتھوں پر مہندی ابھی تازہ تھی۔ لیکن اس کی آنکھوں میں بسے سہانے خواب جامد ہو چکے تھے کہ وہ بیوہ بنا دی گئی تھی۔ سعد کی وفات طبعی نہ تھی۔ وہ کسی مہلک حادثہ کا نتیجہ بھی نہ تھی۔ اسے بے رحمی کے ساتھ نشانہ باندھ کر قتل کر دیا گیا تھا اور ایسا کسی دنگے فساد میں نہیں ہوا تھا۔ نہ اس کا کسی سے جھگڑا ہوا تھا۔ بلکہ اسے صرف اس لئے قتل کر دیا گیا تھا کہ وہ احمدی تھا اور اس کے قاتلوں کے نزدیک اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

اس دن بلدیہ ٹاؤن کراچی میں سعد اپنے والد، سسر، بھائی اور دو اور عزیزوں کے ہمراہ فریضہ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنے گھر کے لئے لوٹ رہا تھا۔ یہ بھری دوپہر تھی۔ سڑک لوگوں اور ٹریفک سے پُر تھی۔ ایک چوک پر ان کی گاڑی آہستہ ہوئی تو پہلے سے منتظر قاتلوں نے یکدم گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ غصہ کی آگ میں جلتے ان قاتلوں نے کئی برسٹ مارے۔ یہ غیر مسلح، قانون پسند شرفاء ان پیشہ وروں کے آگے بے بس رہے اور سعد جو بائیک پر سوار تھا بالکل آسان نشانہ رہا۔ محنت کر کے ترقی کرنے والے اس کے والد، اپنی بیٹی کے ہمراہ اگلے دن امریکہ سے آئے ہوئے اس کے سسر، اس کی شادی میں شرکت کے لئے آیا ہوا لندن میں زیر تعلیم اس کا بھائی۔ سب کئی کئی گولیوں کا نشانہ بنے اور مخدوش حالت میں ہسپتال لے جائے گئے اور انتہائی نگہداشت کمروں کے مہمان ہوئے اور تا حال زیر علاج ہیں۔

ایک کمزور اور غیر ذمہ دار حکومت اور شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کے ذمہ دار تمام ریاستی اداروں کی لاتعلقی اور نااہلیت کے سایہ میں پلنے والی تباہی کی علم بردار کسی تنظیم کے لئے کام کرنے والے ان ظالم، بے رحم اور گمنام قاتلوں نے ایک اور کھلتے ہوئے پھول کو نوچ پھینکا تھا۔ سعد کا جرم اس کا احمدی ہونا تھا۔ وہی جرم جس کی پاداش میں گزشتہ دنوں کراچی میں پانچ اور احمدی بھی قتل کر دیئے گئے۔

15 ستمبر 2012ء کو 2005ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت پانے والے، MBA کر کے اپنے کاروبار میں مصروف 28 سالہ محمد احمد صدیقی صاحب کو، اس سے ایک دن پہلے 22 سالہ نوید احمد صاحب کو، اس سے تین دن قبل کراچی پولیس کے ایک ملازم اور 5 بچوں کے والد 44 سالہ محمد نواز صاحب کو، اس سے پانچ دن پہلے 6 ستمبر کو ایک اور نو احمدی سکول ٹیچر راؤ عبدالغفار صاحب کو اور 19 جولائی کو سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ایک نیک نام اور اہل، اسسٹنٹ ڈائریکٹر 52 سالہ نعیم احمد گوندل صاحب احمدی ہونے کے جرم میں ہلاک کئے گئے۔

اسی عرصہ میں دو اور افراد کو قتل کرنے کی کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ 24 جون کو 34 سالہ اسلم بھٹی صاحب کو اور 15 ستمبر کو 45 سالہ شمس فخری صاحب کو جو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب کے ایک پڑنواسے ہیں اور جنہوں نے 2005ء میں احمدیت قبول کرنے کا شرف پایا، نشانہ بنایا گیا۔ یہ دونوں تا حال زیر علاج اور گولیوں کے ان حملوں سے پہنچنے والی جسمانی توڑ پھوڑ کی پیچیدگیوں سے نبرد آزما ہیں۔

خون ناحق کا یہ بہایا جانا جاری ہے۔ سعد کے واقعہ کے تین دن بعد 23 اکتوبر کو دو اور بے گناہ گولیوں کا نشانہ بنا دیئے گئے۔ یہ 67 سالہ بشیر احمد بھٹی صاحب اور 1994ء میں احمدی ہونے والے 40 سالہ راجا عبدالحمید خان صاحب تھے اور یوں گزشتہ کم و بیش 3 ماہ میں ایک شہر میں ہلاک و زخمی کئے جانے والے احمدیوں کی تعداد 13 تک پہنچ گئی ہے۔

ان جان قربان کرنے والوں سے محبت کرنے والے والدین، بیویاں، بیٹے اور بیٹیاں، بہن بھائی اور دیگر عزیزوں نے ان سانحوں پر جس عظیم صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا ہے وہ اس بات کا ایک مضبوط اظہار ہے کہ جماعت کے حوصلے ناقابل شکست ہیں۔ ان کا صبر و استقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا پر یوں راضی رہنا یقیناً اس کے حضور قبولیت کا شرف پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی مزید بارش پر منتج ہو گا۔ انجام کار یہ قربانیاں رنگ لائیں گی اور ایک عظیم الشان انقلاب کی نوید ہوں گی۔

یہ واقعات جہاں بجائے خود دکھی کرنے والے ہیں وہیں یہ ہمیں اس لئے بھی غمزدہ کرتے ہیں کہ ان سچے، نیکوکار، پیارے، محبتیں بانٹنے والے، ایماندار، سادہ مزاج، خدا سے ڈرنے والے، دوسروں کے کام آنے والے اور مہربان لوگوں کے اس ظالمانہ قتلِ عام سے وطن عزیز پاکستان، اخلاق و کردار اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کی ان انسانی اقدار سے اور بھی تہی ہوتا جاتا ہے جو پہلے ہی کمیاب ہیں۔

انسانی جانوں کا یہ بہیمانہ زیاں ہمیں فکرمند بھی کرتا ہے کہ جان و مال کے تحفظ کے فریضہ کی ادائیگی میں ناکام رہنے والے اربابِ اقتدار، مذہب کے نام پر جاری اس جرم کے پس پردہ پشت پناہ اور اس ظلم کی خاموش تائید کر کے شریک جرم ہونے والے عوام الناس، سب ایسا کر کے اپنے لئے اللہ کے اچانک آ جانے والے عذاب شدید کو دعوت دے رہے ہیں۔

ملک کے مختلف شہروں میں بار بار ظالموں کے ہاتھوں اپنے پیاروں کو جدا ہوتے دیکھ کر ہمارے دل ضرور خون بہاتے ہیں اور ہماری آنکھیں آنسو۔ لیکن صرف اپنے مالک و مولیٰ اللہ کے حضور۔ جس کی رضا کے آگے ہم استقامت سے جھکتے ہیں اور شکرگزار ہیں کہ اس نے ہمیں اس ابتلاء کو برداشت کرنے اور اس گھڑی میں ثابت قدم رہنے کی طاقت و ہمت عطا فرمائی ہے۔ اپنے دل کی گہرائیوں میں یہ یقین بھی ہماری تقویت کا باعث ہے کہ ان جان قربان کرنے والوں نے ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر اپنی زندگیاں پیش کی ہیں اور یوں وہ اس الٰہی خوش خبری کے دائمی حقدار بن گئے ہیں:

''جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں۔'' (البقرۃ 2:155)

اس طرح اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت بھی ہمارے دلوں کی حقیقی ڈھارس ہے:

''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے پھر استقامت کی ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔'' (حٰم سجدہ 31:41)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مبارک احمد صاحب طاہر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم تنویر احمد صاحب ایم اے انگلش واقف ٹیچر مسرور احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول بانجل گیمبیا اور ان کی اہلیہ محترمہ عطیۃ الحبیب صاحبہ کو بانجل میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شافیہ احمد نام عطا فرمایا ہے اور نومولودہ کو ازراہ احسان وقف نو سکیم میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ والد کی طرف سے مکرم محمود احمد صاحب مرحوم مرید کے اور والدہ کی طرف سے مکرم عبد المنان فیاض صاحب آف اسلام آباد کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک قسمت، خادمہ دین، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور باعمر بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم صادق احمد صاحب اور مکرمہ مبارکہ کلثوم صاحبہ وڑائچ ٹاؤن فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

ہمارے بیٹے مکرم شمس الزمان صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ طیبہ شہزادی صاحبہ بنت مکرم وسیم احمد صاحب لاہور سے مورخہ 3 نومبر 2012ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ اگلے روز مورخہ 4 نومبر 2012ء کولان دفاتر جلسہ سالانہ ربوہ میں دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ اسی موقع پر ہماری بیٹی مکرمہ رابعہ ناز صاحبہ کی شادی ہمراہ مکرم حماد احسن صاحب ولد مکرم شفیق احمد صاحب آف لاہور سے منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد بیٹی کے نکاح کا اعلان مکرم عبد القدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نور فاؤنڈیشن ربوہ نے اسی ہزار روپے حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ بیٹے کی دعوت ولیمہ کے بعد قریباً پانچ بجے شام بیٹی کی رخصتی ہوئی اور دعوت ولیمہ مورخہ 6 نومبر 2012ء کو آصف سنٹر لاہور میں منعقد ہوئی۔ دونوں بچے مکرم لعل دین صاحب مرحوم نارووال اور مکرم حکیم مولوی مہر دین صاحب مرحوم معلم وقف جدید کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتے جانبین کیلئے بہت ہی بابرکت مثمر بثمرات حسنہ اور خیر کثیر کا باعث بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم کیپٹن (ر) چوہدری محمد نواز وڑائچ صاحب نائب صدر محلہ رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی اکلوتی بیٹی مکرمہ آصفہ نواز صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود صاحب منج راجپوت کارکن خدام الاحمدیہ شعبہ دارالصناعۃ مورخہ 13 اکتوبر 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت سلمانہ ناصر نام عطا فرمایا ہے بچی خدا کے فضل سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ممتاز علی خاں منج صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کی پوتی والدہ کی طرف سے مکرم چوہدری قطب دین وڑائچ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور والد کی طرف سے مکرم چوہدری غلام محمد منج صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادم دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرا بیٹا حماد احمد کلاس ہفتم سائیکل پر جا رہا تھا کہ پیچھے سے موٹر سائیکل سوار نے ٹکر دے ماری جس کی وجہ سے شدید زخم آئے ہیں اور وہ صاحب فراش ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ارسلان احمد صاحب واقف نو نصیر آباد ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمد یعقوب صاحب ولد مکرم غلام محمد صاحب جو کہ قریبی علاقہ میں ایک سکول میں مالی ہیں بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنا فضل کرتے ہوئے مکمل شفا عطا فرمائے۔ ہمارے والد کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔

مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں ہفتے میں دو دفعہ ڈائیلاسز ہو رہا ہے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دوسرے سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن ربوہ کو مورخہ 19 تا 20 اکتوبر 2012ء دوسرے سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ 19 اکتوبر کو افتتاحی تقریب صبح 8:15 بجے زیر صدارت مکرم مجاہد احمد صاحب پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول منعقد ہوئی۔ مقابلہ جات کے دو معیار تھے۔ ششم تا ہشتم کے طلباء معیار صغیر میں جبکہ نہم تا بارہویں کے طلباء معیار کبیر میں شامل تھے۔ جبکہ پرچہ مطالعہ کتب سب طلباء کے لئے لازمی تھا۔ اس دوران حسن قرأت، نظم، تقریر اردو، تقریر انگریزی، مباحثہ اردو، مباحثہ انگریزی، مطالعہ کتب، مضمون نویسی، بیت بازی اور مشاعرہ کے مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں 450 طلباء نے شرکت کی۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

مورخہ 20 اکتوبر کو اختتامی تقریب زیر صدارت محترم میجر جنرل (ر) ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ طارق احمد صاحب ناظم مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے طلباء کو انعامات دیئے اور نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد مکرم مجاہد احمد صاحب پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں ریفریشمنٹ بھی پیش کی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کو بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور طلباء کے علم و عرفان میں اضافہ کرے اور ان کو ہمیشہ کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب مرحوم اسلام آباد اطلاع دیتی ہیں۔

میری پوتی عزیزہ عروہ ایمان بعمر 13 سال بنت مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ورک کے پتے کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رشید احمد قمر صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ ہمارے ہمسائے مکرم ادریس احمد صاحب بھٹی لمبے عرصے سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم منیر احمد صاحب دفتر وقف نو اطلاع دیتے ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ شفاء منیر عمر 14 سال بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ضرورت گھریلو ملازمہ

گھریلو کاموں اور کھانا وغیرہ پکانے کی غرض سے خاتون ملازمہ کی ضرورت ہے جو سارا وقت گھر پر رہے چھوٹی فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔ معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ رہائش کے لئے دو کمروں کا کوارٹر جس میں تمام سہولیات بجلی، پانی، گیس وغیرہ میسر ہیں۔

رابطہ کیلئے کوٹھی بیت العافیت (حلقہ ق)

دارالصدر فون نمبر 047-6211567

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مبشر احمد یاور صاحب اعوان سابق انسپکٹر الفضل مقیم جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک خالد محمود صاحب اعوان ولد مکرم ملک شریف احمد صاحب اعوان آف خوشاب مورخہ 4 نومبر 2012ء کو یرقان و جگر کی بیماری کی وجہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ اسی روز بیت البشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ میں بعد نماز عشاء نماز جنازہ ادا کی گئی۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی عمر 39 سال تھی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ، والدین، دو بھائی اور دو بہنیں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19 نومبر 2012ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am	الاسکا۔انگلش ڈاکومنٹری پروگرام
2:10 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:00 am	گلشن وقف نو
7:05 am	الاسکا۔انگلش ڈاکومنٹری پروگرام
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
8:45 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس سیرت النبی ﷺ
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	دورہ حضور انور بینن
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	الترتیل
5:40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جنوری 2007ء
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:45 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8:45 pm	راہ ہدیٰ
10:20 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور بینن

20 نومبر 2012ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
4:20 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	ان سائیٹ
5:55 am	الترتیل
6:20 am	دورہ حضور انور
7:00 am	کڈز ٹائم
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
8:35 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:20 am	کسر صلیب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:25 pm	Australia: Macadamia Nuts
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور ان سائیٹ
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	سپینش سروس
9:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:35 pm	سیرت النبی ﷺ
10:05 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء

21 نومبر 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
1:55 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2:40 am	Australia: Macadamia Nuts
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
7:15 am	فرنچ پروگرام
7:45 am	Austrailia: Just Pineapples
8:10 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:00 am	سیرت النبی ﷺ
9:45 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت اور درس
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
3:30 pm	انڈونیشین سروس
4:30 pm	سواحیلی سروس
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 pm	الترتیل
6:25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 فروری 2007ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	فقہی مسائل
8:50 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:05 pm	الترتیل
11:30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔نومبر

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:13

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔مہربانی کرکے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشاء گولیاں
سیمپل نمونہ فری
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283,03336706687
TAHIR طاہر
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

Experienced Lady Teacher Available
for IELTS Preparation in Lahore
New Session Starts 10th Nov 2012
Contact:0333-4483822
Only Limited Seats Are Available

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887